تدریسِ قرآن مجید

مع حل شدہ مشقی سوالات (ٹیکسٹ بک)

6

برائے جماعت ششم

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور	(تجویز کردہ)

فہرست

کل نمبر: 50

ماڈل پیپر برائے جماعت ششم

حصہ اول (معروضی)

1۔ ہر سوال کے سامنے ممکنہ چار جوابات دیئے گئے ہیں درست جواب پر دائرہ لگاواضح کریں: (10 x1 = 10)

نمبر شمار	سوال	A	B	C	D
1	سب سے پہلے پیغمبر ہیں:	حضرت نوح علیہ السلام	حضرت آدم علیہ السلام	حضرت صالح علیہ السلام	حضرت لوط علیہ السلام
2	ہاتھی والوں کا قصہ ہے:	سورۃ الفیل میں	سورۃ القریش میں	سورۃ الماعون میں	سورۃ الکوثر میں
3	ابو البشر لقب ہے:	حضرت نوح علیہ السلام کا	حضرت آدم علیہ السلام کا	حضرت صالح علیہ السلام کا	حضرت شعیب علیہ السلام کا
4	النصر کا معنی ہے:	مدد	ہجرت	نصیحت	نصیب
5	دعا مانگنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے:	سورۃ الفاتحہ میں	سورۃ الفلق میں	سورۃ النصر میں	سورۃ الاخلاص میں
6	آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا انکار کیا:	فرشتوں نے	انسانوں نے	ابلیس نے	جبرائیل نے
7	قرآن مجید کی سب سے پہلی سورت ہے:	سورۃ الفاتحہ	سورۃ النصر	سورۃ اللھب	سورۃ الفیل
8	اونٹنی کے معجزے کا تعلق ہے:	حضرت نوح علیہ السلام سے	حضرت آدم علیہ السلام سے	حضرت لوط علیہ السلام سے	حضرت صالح علیہ السلام سے
9	حضرت ھود علیہ السلام بھیجے گئے:	قوم ثمود کی طرف	قوم عاد کی طرف	قوم سبا کی طرف	قوم مدین کی طرف
10	اللہ تعالیٰ کے حکم سے کشتی بنائی:	حضرت آدم علیہ السلام نے	حضرت ادریس علیہ السلام نے	حضرت نوح علیہ السلام نے	حضرت لوط علیہ السلام نے

حصہ دوم (انشائیہ)

2۔ کوئی سے پانچ سوالوں کے مختصر جوابات تحریر کیجیے؛ (2 x5=10)

i. سورۃ الکوثر کا مرکزی مضمون کیا ہے؟	ii. سورۃ الفیل کو یہ نام کیوں دیا گیا ہے؟
iii. حضرت نوح علیہ السلام نے کتنے سال اپنی قوم کو تبلیغ کی؟	iv. حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کیوں عذاب کا شکار ہوئی؟
v. سورۃ النصر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کن دو کاموں کا حکم دیا گیا ہے؟	vi. اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

3۔ قرآنی الفاظ میں سے پانچ الفاظ کے معنی لکھیے: (1 x5=05)

4۔ آیات میں سے کوئی سے تین اجزاء کا بامحاورہ ترجمہ کیجیے: (3 x5=15)

5۔ درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر نوٹ لکھیے: (10)

1. حضرت شعیب علیہ السلام کا تعارف تحریر کیجیے۔	2. سورۃ الناس کا تعارف کروائیں اور مرکزی مضمون تحریر کیجیے۔

قرآنِ مجید کے آداب

1. قرآنِ مجید کی تلاوت پاک صاف اور باوضو ہو کر کرنی چاہیے۔
2. تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوّذ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ) اور تسمیہ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) پڑھنا چاہیے۔
3. تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیے۔
4. تلاوت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کی عظمت دل میں موجود ہونی چاہیے۔
5. تلاوت آہستہ اور بلند آواز دونوں طرح سے کی جاسکتی ہے۔ البتّہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بلند آواز کسی کے آرام یا کام میں خلل نہ ڈالے۔
6. سجدۂ تلاوت والی آیت پر سجدہ کرنا چاہیے۔ ہمیں سجدۂ تلاوت کا طریقہ اور آداب سیکھنے چاہئیں۔
7. جب قرآنِ مجید کی تلاوت کی جارہی ہو تو اسے خاموشی اور توجّہ سے سننا چاہیے۔
8. قرآنِ مجید کے ترجمہ کے مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔
9. اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت اور اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکامِ دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیّت سے قرآنِ مجید کا مطالعہ کرنا چاہیے۔
10. اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت اور جنّت و خوش خبری والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت خوشی کے اظہار اور شکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور جنّت کی دعا مانگنی چاہیے۔
11. اللہ تعالیٰ کے غضب، جہنّم اور اس کے عذاب والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے جہنّم کے عذاب اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کی دعا مانگنی چاہیے۔
12. تلاوت کے آخر میں اپنی، اپنے والدین، اساتذہ کرام، مرحومین اور پوری اُمّتِ مُسلِمہ کے لیے سلامتی، بھلائی اور مغفرت کی دعا مانگنی چاہیے۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے اور آخری رسول ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے دِین کو مکمّل فرما دیا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر اپنی آخری کتاب ''قرآنِ مجید'' کو نازل فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعہ دینِ اسلام کو غالِب فرمایا اور انسانوں کو زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مبارکہ کو ساری دنیا کے انسانوں کے لیے اُسوۂ حَسَنہ قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شان کو مختلف مقامات پر بیان فرمایا ہے۔
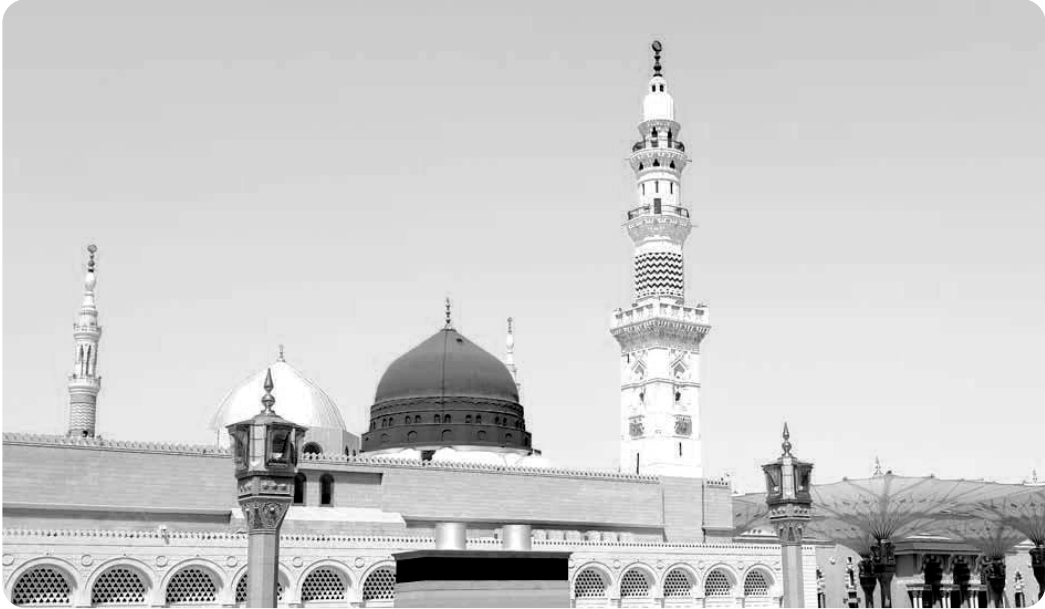
مسجدِ نبوی، مدینہ منوّرہ

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ مبارک

قرآنِ مجید کی آیات کی روشنی میں

1 تاج دارِ ختمِ نُبوّت:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠ (سورۃ الاحزاب: 40)

نہیں ہیں محمد (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیّٖن ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

2 ذکر کی بلندی:

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ (سورۃ الانشراح: 4)

اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی خاطر آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کا ذکر بلند فرما دیا۔

3 بے پناہ عنایات:

وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ؕ (سورۃ الضحیٰ: 5)

اور عنقریب آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کا ربّ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کو (اتنا) عطا فرمائے گا کہ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) راضی ہو جائیں گے۔

4 رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی بہترین نمونہ:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۃ الاحزاب: 21)

یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مبارکہ) میں بہترین نمونہ ہے۔

5 اعلیٰ اخلاق و کردار:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ (سورۃ القلم: 4)

اور بے شک آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر ہیں۔

6 حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اتّباع، محبّت الٰہی کے حصول کا ذریعہ:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾
(سورۃ اٰل عمران: 31)

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) فرما دیجیے اگر تم اللہ سے محبّت کرتے ہو تو تم میری پیروی کرو اللہ (بھی) تم سے محبّت فرمائے گا اور تمھارے لیے تمھارے گناہوں کو بخش دے گا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

7 تمام جہانوں کے لیے رحمت:

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ (سورۃ الانبیاء: 107)

اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ (سورۃ سبا: 28)

اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کو تمام لوگوں کے لیے بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

8 قرآنِ مجید کی تشریح فرمانے والے:

وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ (سورۃ النحل: 44)

اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی طرف ذکر (قرآن) نازل فرمایا تاکہ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) لوگوں کے لیے واضح کر دیں جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

9 نبی پاک خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود وسلام پڑھنے کا حکم:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾ (سورۃ الاحزاب :56)

بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی (کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرود بھیجتے ہیں
اے ایمان والو! تم بھی اُن پر دُرود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

10 حُضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اوصافِ حمیدہ:

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاہِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ﴿ۙ۴۵﴾ وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیۡرًا ﴿۴۶﴾
(سورۃ الاحزاب :45-46)

اے نبی (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) ! بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے اور خوش خبری سنانے اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ کی طرف اُس کے حکم سے دعوت دینے والا اور روشن چراغ (بنا کر بھیجا ہے)۔

11 نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان، وحی کے مطابق:

وَ مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡہَوٰی ؕ﴿۳﴾ اِنۡ ہُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ۙ﴿۴﴾ (سورۃ النجم :3-4)

اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ ان کا فرمان تو صرف وحی ہے جو (اُن کی طرف) کی جاتی ہے۔

آیاتھا ۷ (۱) سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۵) رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ ۱

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞ ۲ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ ۳

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۞ ۴ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۞ ۵

جو بدلہ کے دن کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۞ ۶ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ

ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ۞ ۷

نہ (وہ) جن پر غضب ہوا اور نہ (وہ) جو گمراہ ہوئے۔

تعارف اور شانِ نزول

سورۃ الفاتحۃ

سورۃ الفاتحہ کا تعارف: یہ قرآن مجید کی پہلی سورت ہے اور فاتحہ اس لئے کہا جاتا کہ کیوں کہ قرآن مجید کی افتتاح اور ابتداء اس سورت سے ہوتی ہے۔ اس کو سورۃ المناجات بھی کہتے ہے کیونکہ اس میں دعا مانگنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔ سب سے پہلے بندہ اللہ سبحانہ وتعالی کی شکر و تعریف کے ساتھ ساتھ ہدایت پر استقامت کی دعا مانگتا ہے۔ حقیقی معنوں میں سورہ فاتحہ ایک دعا ہے اور مکمل قرآن مجید اس دعا کا جواب ہے۔ سورہ کے اختتام پر آمین کہنا مسنون ہے جس کی معنٰی ہے "اے اللہ ایسا ہی ہے، اے اللہ قبول فرما"۔

آیاتھا ۵ (۱۰۵) سُوْرَۃُ الْفِیْلِ مَکِّیَّۃٌ (۱۹) رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۞ ۱

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ !) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے ربّ نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔

اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَھُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ ۝۲ وَّ اَرۡسَلَ عَلَیۡھِمۡ طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ ۝۳

کیا اُس نے اُن کی ل کو بےکار نہیں کر دیا۔ اور اُس نے اُن پر جُھنڈ کے جُھنڈ پرندے بھیجے۔

تَرۡمِیۡھِمۡ بِحِجَارَۃٍ مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ۝۴ فَجَعَلَھُمۡ کَعَصۡفٍ مَّاۡکُوۡلٍ ۝۵

جو اُن کو کھنگر کی پتھریاں مارتے تھے۔ تو (اللہ نے) اُنھیں کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح کر دیا۔

تعارف اور شانِ نزول

سُوۡرَۃُ الۡفِیۡلِ

فِیل عربی زبان میں ہاتھی کو کہتے ہیں۔ اس سورت میں ابرہہ کے لشکر کو اَصۡحٰبُ الۡفِیۡلِ یعنی ہاتھی والے کہا گیا ہے، کیوں کہ انھوں نے ہاتھیوں کے ذریعے مکّہ مکرّمہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔

ابرہہ یمن کا حکمران تھا، اس نے یمن میں ایک عالی شان کلیسا تعمیر کر کے یمن کے لوگوں میں یہ اعلان کرا دیا کہ آئندہ کوئی شخص حج کے لیے مکّہ مکرّمہ نہ جائے اور اسی کلیسا کو بیت اللہ سمجھے۔ اس اعلان سے عرب کے لوگوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی اور ان میں سے کسی شخص نے رات کے وقت اس کلیسا میں جا کر گندگی پھیلا دی۔

ابرہہ کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے ایک بڑا لشکر تیار کر کے مکّہ مکرّمہ کا رخ کیا، راستے میں عرب کے کئی قبیلوں نے اسے روکنے کی کوشش کی، لیکن ابرہہ کے لشکر کے ہاتھوں انھیں شکست ہوئی۔ آخر کار یہ لشکر مکّہ مکرّمہ کے قریب ایک جگہ پہنچ گیا۔ اگلی صبح جب اس نے بیت اللہ کی طرف بڑھنا چاہا تو اس کے ہاتھی نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا، اس وقت سمندر کی طرف سے عجیب و غریب قسم کے پرندوں کا ایک غول آیا اور پورے لشکر پر چھا گیا۔

رُکُوۡعُھَا ۱	(۱۰۶) سُوۡرَۃُ قُرَیۡشٍ مَّکِّیَّۃٌ (۲۹)	اٰیَاتُھَا ۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۝۱ اٖلٰفِھِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ۝۲

چوں کہ قریش کو رغبت دلائی۔ (یعنی) اُنھیں سردی اور گرمی کے (تجارتی) سفر سے مانوس کیا۔

فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ ھٰذَا الۡبَیۡتِ ۝۳ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَھُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۵

تو اُنھیں چاہیے کہ وہ (اس نعمت پر شکر ادا کرتے ہوئے) اِس گھر (کعبہ) کے ربّ کی عبادت کریں۔ وہ جس نے اُنھیں بھوک میں کھانا کھلایا

وَّ اٰمَنَھُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ۝۴

اور خوف سے امن دیا۔

تعارف اور شانِ نزول

سورۃ قریش

شانِ نزول اور تعارف : یہ سورت قریش مکہ اور ان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احسانات کے بارے میں نازل ہوئی۔ قریش حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے قبیلہ کا نام ہے۔ قریش کے لوگ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد تھے۔ اس تعلق اور بیت اللہ کے انتظامات سنبھالنے کی وجہ سے انہیں پورے عرب میں عزت اور امن حاصل تھا۔ ان کے تجارتی قافلے لوٹ مار سے محفوظ رہتے تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک بہت بڑے علاقہ کی تجارتی سرگرمیاں ان کے ہاتھ میں دے رکھی تھیں۔ یہ سردی کے موسم میں یمن کی طرف جاتے تھے جو ایک گرم علاقہ ہے اور گرمی کے موسم میں شام جاتے تھے جو ایک ٹھنڈا علاقہ ہے۔ ان عظیم نعمتوں پر اللہ تعالیٰ نے انہیں شکر کرنے، شرک سے بچنے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم دیا۔

اٰیَاتُھَا ۷	(۱۰۷) سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ مَکِّیَّۃٌ (۱۷)	رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۝۱ فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۝۲

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ!) کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا جو بدلہ (کے دن) کو جھٹلاتا ہے۔ پھر (یہ) وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ۝۳ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝۴

اور مسکین کو کھانا کھلانے کی (دوسروں کو) ترغیب نہیں دیتا۔ تو (اُن) نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے۔

الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ۝۵ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ۝۶ وَ یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷

وہ جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ اور استعمال کی معمولی چیزیں (مانگنے پر بھی) نہیں دیتے۔

تعارف اور شانِ نزول

سورۃ الماعون

شانِ نزول اور تعارف: اس سورت میں آخرت کا انکار کرنے والوں کا بُرا کردار بیان کیا گیا ہے۔ آخرت کے انکار کی وجہ سے انسان کے کردار میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسے لوگ یتیموں پر ظلم کرتے ہیں اور غریبوں کی خود بھی مدد نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی توجہ نہیں دلاتے۔ ایسے لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت سے غافل رہتے ہیں۔ اگر کوئی نیکی مثلاً نماز ادا کرتے بھی ہیں تو لوگوں کو دکھانے کے لئے۔ یہ لوگ اتنے خود غرض ہوتے ہیں کہ عام استعمال کی معمولی چیزیں لوگوں کے مانگنے پر بھی نہیں دیتے۔

اٰیَاتُھَا ۳ (۱۰۸) سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ مَکِّیَّۃٌ (۱۵) رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انْحَرْ ﴿۲﴾

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ!) بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی۔ تو آپ اپنے ربّ کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾

بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل (اور بے نام ونشان) رہے گا۔

تعارف اور شانِ نزول

سورۃ الکوثر

شانِ نزول اور تعارف: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے آخری رسول حضور نبی کریم ﷺ کے بیٹوں حضرت قاسم اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے انتقال پر کفار نے خوشیاں منائیں اور آپ ﷺ کو بے نام ونشان ہونے کا طعنہ دیا۔ (معاذ اللہ) اس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔ اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر خاص فضل اور انعامات کا بیان فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کو کوثر یعنی "نہر کوثر" اور "خیر کثیرۃ" یعنی نعمتوں کی کثرت، بے شمار فضائل اور برکات عطا فرمائے جانے کا ذکر ہے۔ اس سورت میں آپ ﷺ کے دشمنوں کے بے نام ونشان ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ ان عظیم نعمتوں پر آپ ﷺ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے نماز پڑھنے اور قربانی کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ یہ قرآن حکیم کی سب سے چھوٹی سورت ہے جبکہ سورۃ البقرۃ سب سے بڑی سورت ہے۔

اٰیَاتُھَا ۶ (۱۰۹) سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْنَ مَکِّیَّۃٌ (۱۸) رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ!) آپ فرما دیجیے کہ اے کافرو! میں عبادت نہیں کرتا جن (بتوں) کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو

مَآ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾

جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور (میں پھر کہتا ہوں کہ) میں عبادت کرنے والا نہیں اُن (بتوں) کی جن کی تم نے عبادت کی۔

وَلَآ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَآ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ﴿۶﴾

اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمھارے لیے تمھارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین ہے۔

تعارف اور شانِ نزول

سورۃ الکافرون

شانِ نزول اور تعارف: کفارِ مکہ جب حضور نبی کریم ﷺ کو زبانی اور جسمانی تشدد کے باوجود توحید کی دعوت سے نہ روک سکے تو انہوں نے سودے بازی کی پیشکش کی۔ انہوں نے کہا کہ ایک سال ہم آپ کے معبود یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور ایک سال آپ ہمارے بتوں کی عبادت کریں (معاذ اللہ)۔ اسبات کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی۔ اس سورت میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے ذریعہ کفر کو توحید یعنی "ایک اللہ کی عبادت" کی دعوت دی گئی ہے نیز بُت پرستی اور شرک کا صاف انکار کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے جب یہ سورت کفر کو سنائی تو وہ اس بات سے مایوس ہو گئے کہ آپ ﷺ کبھی ان کی بات مانیں گے۔

اٰیاتُھا ۳ — (۱۱۰) سُوۡرَۃُ النَّصۡرِ مَدَنِیَّۃٌ (۱۱۴) — رُکُوۡعُھَا ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَ الۡفَتۡحُ ۙ﴿۱﴾ وَرَاَیۡتَ النَّاسَ

(اے نبی خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ!) جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے۔ اور آپ لوگوں کو دیکھیں

یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ

کہ وہ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو آپ اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے

وَاسۡتَغۡفِرۡہُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

اور اُس سے مغفرت طلب کریں بےشک وہ بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا ہے۔

تعارف اور شانِ نزول

سورۃ النصر

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت حضور نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں نازل ہوئی۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اہل ایمان کو فتح مکہ کے ساتھ ساتھ اور بھی فتوحات حاصل ہوں گی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا دین غالب ہو گا۔ لوگ بڑی تعداد میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین میں داخل ہوں گے۔ اس سورت میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے عظیم مشن یعنی دین اسلام کے غالب ہو جانے کا ذکر ہے۔ آخر میں آپ ﷺ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح اور حمد وثنا کرنے اور استغفار کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

(۱۱۱) سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ (٦)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝١ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝٢

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہوجائے۔ نہ اُس کا مال اس کے کچھ کام آیا اور (نہ وہ) جو اُس نے کمایا۔

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝٣ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝٤

وہ جلد شعلوں والی آگ میں جلے گا۔ اور اُس کی بیوی (بھی آگ میں ہوگی) لکڑیاں (ایندھن) اُٹھائے پھرتی رہنے والی۔

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝٥

اُس کی گردن میں کھجور کی چھال کی بٹی ہوئی رسّی ہوگی۔

تعارف اور شانِ نزول

سورۃ اللھب

شانِ نزول اور تعارف: اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حبیب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دشمنوں کا انجام بد بیان ہوا ہے اور انہیں موجودہ اور اخروی زندگی میں ناکامی کی خبر دی گئی ہے۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے علانیہ اسلام کی دعوت دینے کا حکم فرمایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صفا کے پہاڑ پر تشریف لے گئے اور اس دور کے طریقہ کے مطابق لوگوں کو پکار کر جمع فرمایا۔ جب لوگ جمع ہوگئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا؛ ”اے لوگو! اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک فوج ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتی ہے تو کیا تم میری بات کا یقین کروگے؟“ لوگوں نے جواب دیا کہ بے شک ہم آپ کی بات کا یقین کریں گے کیوں کہ آپ سچے ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ”لوگو! ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرو، میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا رسول ہوں اور تمہیں آخرت کے انجام سے ڈرانے آیا ہوں“۔ اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا سگا چچا ابو لہب ناراض ہو کر بولا کہ تمہارے لئے ہلاکت ہو (معاذ اللہ) کیا تم نے ہمیں اس لئے یہاں جمع کیا تھا؟ ابو لہب کی طرف سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی گستاخی کرنے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس سورت کو نازل فرمایا۔ جس میں ابو لہب اور اس کی بیوی اُمّ جمیل کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ اُمّ جمیل، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے راستہ میں کانٹے بچھاتی اور چغلی کھا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تکلیفیں پہنچایا کرتی تھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ابو لہب اور اس کی بیوی دونوں کو دنیا اور آخرت میں شدید عذاب کی عبرتناک خبر سنائی ہے۔

آیاتہا ۴ — (۱۱۲) سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ (۲۲) — رکوعہا ۱
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ!) آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

اور نہ کوئی اُس کے برابر ہے۔

تعارف اور شانِ نزول

سورۃ الاخلاص

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بیٹا بنایا اور مکّہ کے مشرکین نے فرشتوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیا۔ مکّہ والے آپ ﷺ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے خاندان کے بارے میں پوچھتے تھے ان سب غلط باتوں کا اس سورت میں جواب دیا گیا ہے۔ بعد میں عرب کے دیگر لوگ بھی نبی کریم ﷺ سے اسی طرح کے سوال کرتے، کبھی مدینہ طیبہ کے یہودنے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات کے بارے میں سوال پوچھا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کیا ہے؟ اس کی جنس کیا ہے؟ کیا وہ سونا، چاندی یا پیتل سے بنا ہوا ہے؟ کیا وہ کچھ کھاتا اور پیتا ہے؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو دنیا کی وراثت کس سے ملی؟ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بعد دنیا کا وارث کون ہو گا؟ کبھی نصاریٰ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے تعارف کے بارے میں سوال کرتے۔ چنانچہ ان سب سوالوں کے جواب میں آپ ﷺ نے ان کو سورۃ الاخلاص پڑھ کر سنائی۔

اس سورت میں توحید کا بیان یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا تعارف کرایا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایک ہے اس کا نہ کوئی باپ ہے اور نہ کوئی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی کسی بھی اعتبار سے اس جیسا ہے۔

آیاتہا ۵ — (۱۱۳) سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ (۲۰) — رکوعہا ۱
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ!) آپ فرما دیجیے میں صبح کے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اُس چیز کے شر سے جو اس (اللہ) نے پیدا فرمائی۔

وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾

اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے۔

وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

اٰیاتُھا ٦

(۱۱۴) سُوۡرَۃُ النَّاسِ مَکِّیَّۃٌ (۲۱)

رُکوعُھا ۱
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ!) آپ فرما دیجیے میں لوگوں کے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔

مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾

وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے۔ وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

(چاہے وہ) جنّوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

تعارف اور شانِ نزول

سورۃ الفلق والناس

شانِ نزول اور تعارف: یہ قرآنِ مجید کے آخر میں دو سورتیں ہیں جنہیں "مُعَوِّذَتَیۡن" (مُعَ-وِّ-ذَ-تَیۡن) یعنی دو پناہ دینے والی سورتیں کہا جاتا ہے۔ یہ سورتیں جادو، شیطان، جنات اور ہر قسم کے شر سے بچنے کے لئے بہت اہم ہیں۔

ان سورتوں کے ذریعے ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ حاصل کرتے ہیں۔ سورۃ الفلق میں ہمارے باہر کی بُرائیوں جیسے اندھیری رات، جادو، حسد وغیرہ کی بُرائی اور نقصان سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے کی دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ سورۃ الناس میں ہمارے اندر کی بُرائیوں جیسے شیطان اور اس کے وسوسے کی بُرائی اور نقصان سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے کی دعائیں سکھائی گئی ہیں۔

نبی کریم ﷺ یہ دونوں سورتیں ہر فرض نماز کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ مزید برآں آپ ﷺ طبیعت کی ناسازی کے موقع پر بھی دونوں سورتوں کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے۔

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ

لفظ	معنیٰ
اَلْحَمْدُ	تمام تعریف
اَلرَّحْمٰنُ	بڑا مہربان
اِیَّاکَ	صرف تیری ہی
نَسْتَعِیْنُ	ہم مدد مانگتے ہیں
اَلصِّرَاطَ	راستہ
اَلَّذِیْنَ	ان لوگوں کا
عَلَیْهِمْ	ان پر

لفظ	معنیٰ
اَلْعٰلَمِیْنَ	سارے جہانوں کا
اَلرَّحِیْمُ	نہایت رحم فرمانے والا
نَعْبُدُ	ہم عبادت کرتے ہیں
اِهْدِنَا	ہمیں ہدایت عطا فرما
اَلْمُسْتَقِیْمَ	سیدھا
اَنْعَمْتَ	تو نے انعام فرمایا

مشقی سوالات و جوابات

درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ کا دوسرا نام ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الْبَرَاءَۃِ (ب) سَبْعَ مَثَانِیْ (ج) سُوْرَۃُ الْعُقُوْدِ (د) سُوْرَۃُ الْاِسْرَآءِ

ii سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ اور سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کی آخری دو آیات کو قرار دیا گیا ہے:

(الف) دو نور (ب) دو خزانے (ج) دو ستارے (د) دو چراغ

iii سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ کی آیات کی تعداد ہے:

(الف) چار (ب) پانچ (ج) چھے (د) سات

iv قرآنِ مجید کی سب سے پہلی سورت ہے:

(الف) سورۃ الفاتحہ (ب) سورۃ النّصر (ج) سورۃ اللھب (د) سورۃ الفیل

v دعا مانگنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے:

(الف) سورۃ الفاتحہ میں (ب) سورۃ الفلق میں (ج) سورۃ النّصر میں (د) سورۃ الاخلاص میں

مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ کی ایک فضیلت تحریر کریں۔

جواب: تلاوت کی ترتیب کے اعتبار سے سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ قرآن مجید کی پہلی سورت ہے۔

ii سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ کا مرکزی خیال دعا مانگنے کے طریقہ کی تعلیم ہے۔

iii سبع مثانی کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: سبع مثانی کا معنی وہ سات آیات (سورۃ الفاتحہ) جو بار بار پڑھی جاتی ہیں۔

iv اللہ تعالیٰ کن لوگوں پر انعام فرماتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر انعام فرماتے ہیں جو صراطِ مستقیم (سیدھے راستے) پر چلتے ہیں۔

v قرآنِ مجید کی سب سے زیادہ فضیلت والی سورت کون سی ہے؟

جواب: قرآنِ مجید کی سب سے زیادہ فضیلت والی سورت ''سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ'' ہے۔

درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں۔

______ ______ ______ ______ ______ ______

درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں:

i اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲

جواب: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

ii الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۳

جواب: جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

iii اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۵

جواب: تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں

iv اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۶

جواب: ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔

تفصیلی جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ کے مختلف نام تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ کے مضامین تحریر کیجیے۔

سُوْرَۃُ الْفِیْلِ

مشقی سوالات و جوابات

درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i فیل کا معنیٰ ہے:

(الف) اُونٹ (ب) گائے (ج) ہاتھی (د) بیل

ii یمن کے حکمران کا نام تھا:

(الف) نجاشی (ب) کِسریٰ (ج) قیصر (د) ابرہہ

iii ابرہہ نے حملہ کیا تھا:

(الف) مکّہ مکرّمہ پر (ب) مدینہ منوّرہ پر (ج) جدّہ پر (د) طائف پر

iv ہاتھی والوں کا قصّہ ہے:

(الف) سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ میں (ب) سُوْرَۃُ الْفِیْلِ میں (ج) سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ میں (د) سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ میں

v اللہ تعالیٰ نے ہاتھی والوں کو ہلاک کیا:

(الف) زلزلے کے ذریعے (ب) فرشتوں کے ذریعے (ج) پرندوں کے ذریعے (د) تیز آواز کے ذریعے

مختصر جواب دیجیے:

i سُوْرَۃُ الْفِیْلِ کو یہ نام کیوں دیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْفِیْلِ کو یہ نام اس لیے دیا گیا کیوں کہ ابرہہ کے لشکر نے ہاتھیوں کے ذریعے مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔

ii سُوْرَۃُ الْفِیْلِ کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْفِیْلِ کا مرکزی خیال ہاتھی والے لشکر کی تباہی کا ذکر کر کے مسلمانوں کو تسلی دینا ہے۔ سُوْرَۃُ الْفِیْلِ میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ابرہہ اور اس کے لشکر کو ہلاک کر کے خانہ کعبہ اور قریش مکہ کی حفاظت فرمائی۔

iii ابرہہ نے کلیسا بنا کر لوگوں میں کیا اعلان کیا تھا؟

جواب: ابرہہ نے یمن میں ایک عالی شان کلیسا تعمیر کر کے یمن کے لوگوں میں یہ اعلان کرا دیا کہ آئندہ کوئی شخص حج کے لیے مکہ مکرمہ نہ جائے اور اسی کلیسا کو بیت اللہ سمجھے۔

iv اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کے لشکر کو کیسے ہلاک کیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ابرہہ اور اس کے لشکر پر چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے جنھوں نے کنکریاں پھینک کر پورے لشکر کو نیست و نابود کر دیا۔

v اَصۡحٰبُ الۡفِیۡلِ کن لوگوں کو کہا گیا ہے؟

جواب: فیل عربی زبان میں ہاتھی کو کہتے ہیں۔ یعنی اصحاب الفیل ہاتھی والے لوگوں کو کہا گیا ہے۔

تفصیلی جواب دیجیے۔

i ہاتھی والوں کا واقعہ اور اس سے حاصل ہونے والا سبق مختصر الفاظ میں تحریر کریں۔

ii سُوۡرَۃُ الۡفِیۡلِ کے مضامین بیان کیجیے۔

سُوۡرَۃُ قُرَیۡشٍ

مشقی سوالات و جوابات

درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i حضرت محمد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قبیلے کا نام ہے:

(الف) ثقیف (ب) قُریش (ج) اوس (د) نُضَیر

ii قُریش کے لوگ اولاد تھے:

(الف) حضرت اسحاق علیہ السّلام کی (ب) حضرت یعقوب علیہ السّلام کی (ج) حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی (د) حضرت یُوسُف علیہ السّلام کی

iii سُوۡرَۃُ قُرَیۡشٍ میں ذکر آیا ہے:

(الف) بہار اور خزاں کا (ب) گرمی اور سردی کا (ج) بہار اور گرمی کا (د) گرمی اور برسات کا

iv قریش کے لوگ گرمیوں میں سفر کرتے تھے:

(الف) شام کی طرف (ب) یمن کی طرف (ج) حبشہ کی طرف (د) عراق کی طرف

v اللہ تعالیٰ نے قریش مکّہ کو کھانا کھلایا:

(الف) پیاس کی حالت میں (ب) خوف کی حالت میں (ج) بھوک کی حالت میں (د) روزے کی حالت میں

مختصر جواب دیجیے۔

i قبیلۂ قُریش کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: قریش ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قبیلہ کا نام ہے۔

ii سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ قُرَیْشَ کا مرکزی خیال قریش مکہ کو شکر ادا کرنے، شرک سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم دینا ہے۔

iii قریش مکّہ کو اللہ تعالیٰ نے کون کون سی نعمتیں عطا فرمائی تھیں؟

جواب: 1۔ گرمی اور سردی میں تجارتی سفر کے موقع میسر آنا۔ 2۔ بھوک کی حالت میں کھانا نصیب ہونا۔

3۔ بدامنی کی حالت میں امن دینا۔

iv قریش کے لوگ کس پیغمبر کی اولاد میں سے تھے؟

جواب: قریش کے لوگ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔

v اللہ تعالیٰ نے قریش کی کس چیز سے حفاظت عطا فرمائی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قریش مکہ کی بھوک اور خوف سے حفاظت فرمائی۔

تفصیلی جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ کا تعارف اور پس منظر تحریر کریں۔

ii سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ میں اللہ تعالیٰ نے کن تین انعامات کا ذکر کیا ہے؟

سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ

مشقی سوالات وجوابات

درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i آخرت کا انکار کرنے والوں کے بُرے کردار کو بیان کیا گیا ہے:

(الف) سُوْرَۃُ النَّصْرِ میں (ب) سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْنَ میں (ج) سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ میں (د) سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ میں

ii ''استعمال کی معمولی چیزیں'' ترجمہ ہے:

(الف) فیل کا (ب) نصر کا (ج) ماعُون کا (د) کوثر کا

iii نیکی ضائع ہو جاتی ہے:

(الف) چھپانے سے (ب) دکھاوا کرنے سے (ج) گننے سے (د) بتانے سے

iv استعمال کی عام چیزوں کے علاوہ "ماعُون" کا ایک معنی ہے:

(الف) جہاد (ب) حج (ج) نماز (د) زکوٰۃ

v اللہ تعالیٰ صرف اس نیکی کو قبول فرماتے ہیں جو کی گئی ہو:

(الف) اس کی رضا کے لیے (ب) باوضو ہو کر (ج) قبلہ رخ ہو کر (د) اپنے پیسوں سے

مختصر جواب دیجیے۔

i ماعُون کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: ماعُون استعمال کی ان معمولی چیزوں کو کہتے ہیں جو عام طور پر پڑوسی ایک دوسرے سے مانگ لیا کرتے ہیں، جیسے برتن وغیرہ۔

ii سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ کا مرکزی خیال لکھیں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ کا مرکزی خیال یہ ہے کہ آخرت کا انکار انسان کو نیکیوں سے دور کر دیتا ہے۔

iii آخرت کو جھٹلانے والے نیکی کس ارادے سے کرتے ہیں؟

جواب: آخرت کو جھٹلانے والے اگر کوئی نیکی کرتے بھی ہیں تو لوگوں کو دکھانے کے لیے کرتے ہیں۔

iv بُری عادتوں کا کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: بری عادتوں کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی نظروں سے بھی گر جاتا ہے اور لوگوں میں ابھی اس کی عزّت ختم ہو جاتی ہے۔

v آخرت کو جھٹلانے والوں کا عبادت کے بارے میں کیا رویّہ ہوتا ہے؟

جواب: آخرت کو جھٹلانے والے اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہتے ہیں۔ اگر کوئی نیکی کرتے بھی ہیں تو لوگوں کو دکھانے کے لیے جب کہ دکھاوا کرنے سے نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔

تفصیلی جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ کا تعارف اور وجہ تسمیہ تحریر کریں۔

ii سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ کے مضامین تحریر کریں۔

مشقی سوالات و جوابات

درست جواب کی نشان دہی کریں۔

i قرآن مجید کی سب سے چھوٹی سورت ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الْعَصْرِ (ب) سُوْرَۃُ الْكَوْثَرِ (ج) سُوْرَۃُ النَّصْرِ (د) سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ

ii سُوْرَۃُ الْكَوْثَرِ میں حکم دیا گیا ہے:

(الف) نماز اور زکوٰۃ کا (ب) قربانی اور حج کا (ج) نماز اور قربانی کا (د) جہاد اور ہجرت کا

iii حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دشمنوں کے بے نشان رہنے کی خبر ہے:

(الف) سُوْرَۃُ قُرَيْشٍ میں (ب) سُوْرَۃُ الْكَوْثَرِ میں (ج) سُوْرَۃُ اللَّهَبِ میں (د) سُوْرَۃُ الْفَلَقِ میں

iv کوثر کا معنیٰ ہے:

(الف) جنّت کا حوض (ب) آسمان کے ستارے (ج) جنّت کے پھول (د) زمین کی رونق

v اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مبارک نام کو بلند کر دیا:

(الف) ہزار سال کے لیے (ب) پانچ ہزار سال کے لیے (ج) دس ہزار سال کے لیے (د) قیامت تک کے

مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ کا مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شان کا بیان ہے۔

ii سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ کس موقع پر نازل ہوئی؟

جواب: ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صاحب زادوں حضرت قاسم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے انتقال پر کفّار نے خوشیاں منائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ کو نازل فرمایا

iii سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ میں کن دو کاموں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: 1۔ نماز پڑھنے کا 2۔ قربانی کرنے کا

iv سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کریں۔

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو خیرِ کثیر اور دشمن کا بے نام و نشان ہونا وجہ تسمیہ ہے۔

v اللہ تعالیٰ نے سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ میں کیے گئے وعدے کو کیسے پورا فرمایا؟

جواب: سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو خیرِ کثیر اور دشمن کے بے نام و نشان ہونے کی خبر دی گئی اور اللہ تعالیٰ نے سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ میں کیے گئے وعدے کو پورا کر دیا۔

تفصیلی جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ کا تعارف اور پس منظر تحریر کریں۔

ii سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ کے مضامین تحریر کریں۔